ازعدالت عظمیٰ

25نومبر 1954

سخاوت علی

بنام

ریاست اڑیسہ۔

مہر چند مہاجن چیف جسٹس، مکھرجی، ایس آرداس، ویوین بوس، بھگوتی اور وینکتارا ما آیر جسٹس صاحبان

بھارت کا آئین آرٹیکل 14، 19(1)(جی)-اوریسا میونسپل ایکٹ 1950 (1950اڑیسہ ایکٹ نمبر XXIII)، دفعات 1(3)، 1(5)، 16(1)(x)-نامزدگی دائر اور مسترد، نامزدگی کے لیے نااہل ہونے کا اثر اگر بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہو-اوریسا جنرل کلازا یکٹ 1937 (اڑیسہ ایکٹ 1 بابت 1937)، دفعہ۔23 کا دائرہ کار۔

اڑیسہ میونسپل ایکٹ، 1950 کی دفعہ 16(1)(x) توضیعات، جس کے ذریعے بلدیہ کی طرف سے یا اس کے خلاف اداشدہ قانونی پریکٹیشنر کو ایسی بلدیہ میں کسی نشست کے انتخاب کے لیے نااہل قرار دیا جاتا ہے، آرٹیکل 14 کے تحت یا بھارت کا آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت اس طرح کے قانونی پریکٹیشنر کو ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہیں۔

اڑیسہ میونسپل ایکٹ، 1950، 7 جس نے نومبر 1950 کو گورنر کی منظوری حاصل کی تھی، ایکٹ کی دفعہ 1(5) میں مذکور تمام ابتدائی اقدامات جو اس طرح کی منظوری کے بعد میونسپل انتخابات کے مقصد کے لیے اٹھائے گئے تھے، درست ہیں حالانکہ ایکٹ خود اس وقت دفعہ 1(3) کے لحاظ سے نافذ نہیں ہوا تھا۔

اس کے مطابق 15 مارچ 1951 کو دائر کی گئی نامزدگی کو جائز طور پر ایکٹ کی دفعہ 16(1)(x) میں موجود نااہلی کی جانچ کے تابع کیا گیا تھا اور 25 مارچ 1951 کو اس طرح کی نامزدگی کو مسترد کرنا عیب دار نہیں تھا حالانکہ یہ ایکٹ 15 اپریل 1951 کو اس علاقے میں نافذ ہوا جس سے مسترد شدہ نامزدگی کا تعلق ہے۔اڑیسہ جنرل کلازا یکٹ، 1937 کی دفعہ 23، قوائد یا ضمنی قوانین بنانے کا اختیار نہیں دیتا ہے، جو ایکٹ کے آغاز سے پہلے عمل میں آنے والے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں، لیکن وہ دفعہ 1 (5) کی واضح توضیع کے تحت درست ہوں گے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1953 کی دیوانی اپیل نمبر 81۔

جوڈیشل مقدمہ نمبر 60 بابت 1951 میں کٹک میں ریاست اڑیسہ کی عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے 18 اپریل 1951 کے فیصلے اور حکم سے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ جسٹس امریگر، سری نارائن اندلے اور راجندر نارائن۔

جواب دہندہ کی طرف سے پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے۔

25 نومبر 1954۔عدالت کا فیصلہ جسٹس بھگوتی کے ذریعے سے سنایا گیا تھا۔ اپیل کنندہ جو جوکیندر پارہ بلدیہ کی حدود میں رہنے والا ایک قانونی پریکٹیشنر ہے اور مجرمانہ اور ریونیو عدالتوں میں مختار کے طور پر پریکٹس کرتا ہے، اس نے 15 مارچ 1951 کو بلدیہ کے کونسلر کے طور پر انتخاب کے لیے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔اس کے کاغذات نامزدگی کو الیکشن افسر نے 25 مارچ 1951 کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ وہ بہار اور اڑیسہ میونسپل ایکٹ کی 198 u/s کے معاملے میں منسپلٹی کے خلاف قانونی پریکٹیشنر کے طور پر ملازم تھا جو سب ڈویژنل مجسٹریٹ عدالت میں زیر التوا تھا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے 4 اپریل 1951 کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اڑیسہ کی عدالت عالیہ کے سامنے درخواست دائر کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ریاستی حکومت اور الیکشن افسر کو ایک رٹ یا ممنوعہ حکم جاری کیا جائے جو انہیں اڑیسہ میونسپل ایکٹ 1950 کے تحت یا منسپلٹی انتخابات کے قواعد، 1950 کیندرپارہ منسپلٹی کے انتخابات کے انعقاد سے روکتا ہے۔۔اس درخواست کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا لیکن عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے آئین کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت سرٹیفکیٹ دے دی۔

اڑیسہ میونسپل ایکٹ، 1950 (اڑیسہ ایکٹ 23 سال 1950) کو مقامی مقننہ نے منظور کیا اور 7 نومبر 1950 کو گورنر کی منظوری حاصل کی، اور 11 نومبر 1950 کو سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا۔

ایکٹ کی دفعہ 1 ذیل کے مطابق چلتا ہے:-

(1) اس ایکٹ کو اڑیسہ میونسپل ایکٹ، 1950 کہا جا سکتا ہے۔

(2) یہ پوری ریاست اڈیسہ پر وسعت پزیر ہوگا۔

(3) یہ ایسے علاقے یا علاقوں میں ایسی تاریخ یا تاریخوں پر نافذ ہوگا جو ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

(5) کوئی بھی نوٹیفکیشن، حکم یا قاعدہ اور کسی عہدے پر کوئی تقرری، اس ایکٹ کے تحت گورنر کی منظوری حاصل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے کے بعد کی جا سکتی ہے اور اس ایکٹ کے نافذ ہونے پر اس کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 16 انتخابات کے لیے امیدواروں کی نااہلی کا تعین کرتی ہے اور فراہم کرتی ہے:-

(1) کوئی بھی شخص منسپلٹی میں کسی نشست کے انتخاب کے لیے اہل نہیں ہوگا، اگر ایسا شخص۔

(ix) منسپلٹی کی جانب سے ادا شدہ قانونی پریکٹیشنر کے طور پر یا منسپلٹی کے خلاف قانونی پریکٹیشنر کے طور پر ملازم ہے۔

11 نومبر 1950 کو حکومت کے سکریٹری، لوکل سیلف گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ نے ریاستی خط نمبر 1336/ ایل ایس جی میں تمام ضلعی مجسٹریٹ کو مخاطب کرتے ہوئے مطلع کیا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ عام انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہونے چاہئیں جیسا کہ کیندرپارہ میونسپلٹی سمیت 12 میونسپلٹیوں میں ایکٹ میں فراہم کیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن نمبر 2015 ایل ایس جی 13 دسمبر 1950 کو ایکٹ کے سیکشن 1 (5) کے ساتھ پڑھے جانے والے سیکشن 13 کے تحت جاری کیا گیا تھا، جس میں منسپلٹی انتخابات میں ووٹرز کے لیے ان کی رہائشی اہلیت کے حوالے سے یکم مارچ 1950 کو متعلقہ تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ 4 جنوری 1951 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر 65 ایل ایس جی نے ایکٹ کی دفعہ 387 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (1) اور (2) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کے استعمال میں بنائے گئے قواعد شائع کیے جنہیں "میونسپل الیکشن رولز، "1950 کہا جاتا ہے۔" وارڈوں کی دوبارہ تقسیم 10 جنوری 1951 کے نوٹیفکیشن نمبر 167 ایل ایس جی کے ذریعے نافذ کی گئی تھی، اور کونسلروں کی تعداد اور ہر میونسپلٹی کے لیے مخصوص نشستوں کو طے کرتے ہوئے 24 جنوری 1951 کو دو نوٹیفکیشن نمبر 519 اور 521 ایل ایس جی جاری کیے گئے تھے۔

نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ 15 مارچ 1951 اور کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے لیے 25 مارچ 1951 مقرر کی گئی تھی۔ 20 اپریل 1951 کو انتخابات کے انعقاد کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔

یہ تمام اقدامات حکومت کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 1 (5) کے تحت مخصوص اختیارات کے تحت کام کرنے کی توقع میں اٹھائے گئے تھے اور یہ صرف 15 اپریل 1951 کو تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 1 (3) کے تحت ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اس ایکٹ کو کیندرپارہ میونسپلٹی تک توسیع کر دی گئی تھی۔

اپیل کنندہ نے دلیل دی (1) کہ یہ ایکٹ 15 اپریل 1951 تک کیندرپارہ میونسپلٹی میں نافذ نہیں ہوا تھا، کہ دفعہ 16 (1)(ix) کے ذریعے مقرر کردہ نااہلی کے نتیجے میں وہ 15 مارچ 1951 کو برداشت نہیں کر سکتے تھے، جب اس نے اپنا کاغذات نامزدگی داخل کیا تھا، کہ اس وجہ سے 25 مارچ 1951 کو الیکشن آفیسر کے ذریعے اس بنیاد پر ان کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کاغذات نامزدگی مسترد کرنا غیر قانونی تھا اور 20 اپریل 1951 کو کوئی انتخاب نہیں کیا جا سکتا تھا، جیسا کہ اڑیسہ میونسپل ایکٹ 1950 کی توضیعات، یا میونسپل الیکشن رولز 1950 کے تحت کیا جانا تھا۔ اور (2) کہ کسی بھی صورت میں ایکٹ کی دفعہ 16 (1) (ix) کے تحت مقرر کردہ نا اہلی آئین کے آرٹیکل 14 اور آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت ضمانت شدہ اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

ان دونوں دلائل کو ہماری رائے میں عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مسترد کر دیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 1 (5) میں واضح قیود میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کو گورنر کی منظوری حاصل ہونے کے بعد انتخابات ایکٹ کے تحت منعقد ہو سکتے ہیں لیکن صرف ایکٹ کے نافذ ہونے پر ہی اثر پزیر ہونے والا تھا، جس کا مطلب ہے کہ ایکٹ کا ایسے علاقہ یا علاقوں میں ایسی تاریخ یا تاریخوں پر نافذ ہونا جسے ریاستی حکومت ایکٹ کی دفعہ 1 (3) کے تحت وقتاً فوقتاً مقرر کر سکتی ہے۔ ایکٹ کے تحت انتخابات کے انعقاد پر غور کیا گیا ہے۔ اس طرح دفعہ 1 (5) کی توضیعات کے تحت اس حقیقت کے باوجود کہ ایکٹ کسی خاص علاقے میں نافذ نہیں ہوا تھا، ۔عام طور پر ریاستی مقنّنہ کے ذریعے نافذ کردہ قانون گورنر کی منظوری ملتے ہی نافذ ہو جاتا ہے۔

تاہم ایکٹ کی دفعہ 1 (3) ایکٹ کے آغاز کو ملتوی کرتا ہے جس کا مطلب ہے کہ دفعہ 1 (3) فوری طور پر عمل میں آ گیا جس پر گورنر نے ایکٹ کو اپنی منظوری دے دی۔ دفعہ 1 (5) دفعہ 1 (3) کے فقرہ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور اسے دفعہ 1 (3) کے ساتھ ساتھ عمل میں بھی لایا جانا چاہیے۔ دفعہ 1 (5) اس طرح 7 نومبر 1950 کو گورنر کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ایکٹ پر فوری طور پر

نافذ ہونے کے بعد، اگر کسی خاص علاقے میں باقی ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے ایکٹ کے تحت انتخابات ہونے تھے، تو اس طرح کے انتخابات کے انعقاد کے لیے تمام اتفاقی اقدامات ۔یقینی طور پر لینے پر غور کیا گیا تھا اور وہ اقدامات جو اس طرح کسی خاص علاقے میں ایکٹ کے نافذ ہونے کی توقع میں اٹھائے جائیں گے وہ یقینی طور پر دفعہ 1 (5) کی قیود کے ذریعے ضروری مضمرات کے ذریعے مجاز تھے، کیونکہ کوئی انتخابات اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس کے انعقاد کے لیے تمام ابتدائی اقدامات نہ کیے جائیں۔ انتخابات کے انعقاد کے لیے رہائشی اہلیت کا تعین کرنا، وارڈوں کی تقسیم کرنا، کونسلروں اور مخصوص نشستوں کی تعداد طے کرنا، نامزدگی داخل کرنے، کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال اور انتخابات کے انعقاد کے حوالے سے انتخابی قواعد وضع کرنا ضروری ہوگا۔ اگر انتخابات منعقد کیے جانے تھے تو یہ تمام ابتدائی اقدامات کرنے ہوں گے۔ اور دفعہ 1 (5) نے واضح طور پر ایکٹ کے تحت انتخابات کے انعقاد کی اجازت دینے کے لیے ان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اقدامات پر غور کیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایکٹ کسی خاص علاقے میں اس وقت تک نافذ نہیں تھا جب تک کہ ریاستی حکومت کی طرف سے متعلقہ نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا جاتا اور جب تک یہ ایکٹ نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک ایکٹ کی دفعہ 16 (1) میں مقرر کردہ نااہلی عام طور پر انتخابات کے لیے امیدواروں سے منسلک نہیں ہوتی تھی۔ انتخابی قواعد بھی ایکٹ کے تحت مخصوص اختیارات کے استعمال میں بنائے جاتے اور اگر ایکٹ نافذ نہ ہوتا تو بہت کم انتخابی قواعد عمل میں آسکتے تھے اور امیدواروں کو پابند کر سکتے تھے۔ یہ دلیل اپیل کنندہ کو فائدہ پہنچاسکتی تھی اگر ریاستی مقنّنہ نے ایکٹ کی دفعہ 1 (5) کو نافذ نہ کیا ہوتا اور اس عیب کو اڑیسہ جنرل کلازا یکٹ (1937 کا اڑیسہ ایکٹ I) کی دفعہ 23 توضیعات سے ٹھیک نہیں کیا جاسکتا تھا جس پر مدعاعلیہ نے بھروسہ کیا تھا۔ یہ دفعہ صرف قوانین یا ضمنی قوانین بنانے یا ایکٹ کے نافذ ہونے کی توقع میں ابتدائی احکامات جاری کرنے کے قابل بناتا ہے، جو قواعد، ضمنی قوانین یا احکامات تاہم ایکٹ کے آغاز تک نافذ نہیں ہوں گے۔ تاہم ایکٹ کی توضیعات 1 (5) کی واضح دفعات نے ریاستی حکومت کو انتخابات کرانے کا واضح اختیار دیا اور اس طرح اس طرح کے انتخابات کے انعقاد کے مقصد کے لیے اٹھائے گئے تمام ابتدائی اقدامات کی توثیق کی، صرف یہ تحفظات تھے کہ اگرچہ ایکٹ کے تحت انتخابات منعقد کیے جائیں لیکن اس طرح کے انتخابات اس مخصوص علاقے میں ایکٹ کے نافذ ہونے تک نافذ نہیں ہوں گے۔ لہذا اپیل کنندہ کی یہ دلیل ناکام ہو جاتی ہے۔

یہ دلیل کہ دفعہ 16 (1) (ix) میں مقرر کردہ نااہلی آرٹیکل 14 اور آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت اپیل کنندہ کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہے، یکساں طور پر ناقابل قبول ہے۔ آرٹیکل 14 طبقاتی قانون سازی کی ممانعت کرتا ہے لیکن قانون سازی کے مقاصد کے لیے معقول درجہ بندی کی ممانعت نہیں کرتا۔ تاہم یہ درجہ بندی من مانی نہیں ہو سکتی لیکن اس کا انحصار ان چیزوں سے معقول اور منصفانہ تعلق رکھنے والے کچھ حقیقی اور ٹھوس فرق پر ہونا چاہیے جن کے سلسلے میں درجہ بندی کی گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، درجہ بندی کا اعتراض شدہ قانون سازی کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد یا مقصد سے معقول تعلق ہونا چاہیے۔ یہاں درجہ بندی ان قانونی پیشہ ور افراد کی ہے جو منسپلٹی کی جانب سے ادائیگی پر ملازم ہیں یا منسپلٹی کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور ان قانونی پیشہ ور افراد کو انتخابات کے امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے سے نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ حاصل کیا جانے والا مقصد یا مقصد عوامی زندگی کی پاکیزگی ہے، جس مقصد کو یقینی طور پر ناکام بنا دیا جائے گا اگر ایسی صورتحال پیدا ہو جہاں مفاد اور فرض کے درمیان تنازعہ ہو۔ اس طرح کے تنازعہ کے امکان کو آسانی سے تصور کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اگر کوئی میونسپل کونسلر منسپلٹی کی جانب سے ادا شدہ قانونی پریکٹیشنر کے طور پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ملازم ہے تو اس کا امکان ہے کہ وہ اپنے عہدے کا غلط استعمال اپنے لیے منسپلٹی کی تفصیلات حاصل کرنے اور منسپلٹی کو غیر معقول فیسوں کی منظوری کے لیے راضی کرنے کے مقاصد کے لیے کرے۔اسی طرح، اگر وہ میونسپلٹی کے خلاف قانونی پریکٹیشنر کے طور پر کام کر رہا تھا، تو وہ اپنے مؤکل کے مفاد میں کسی بھی جانکاری کا غلط استعمال کر سکتا ہے جو اس نے بطور کونسلر میونسپل ریکارڈ تک رسائی کے بذریعے حاصل کیا ہو یا وہ اپنے مؤکلوں کے مفادات کے لیے میونسپلٹی کے مفادات کو قربان کر سکتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ پیشے کی بہترین روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت کم قانونی پیشہ ور افراد اس طرح کے ہتھکنڈوں کی طرف جھکیں گے، لیکن مقنّنہ نے اپنی دانشمندی میں مفاد اور فرض کے درمیان تنازعہ کے کسی بھی امکان کو ختم کرنا مطلوب سمجھا اور اس مقصد یا مقصد کو حاصل کرنے کے مطلوبہ نااہلی کا تعین کیا۔اس طرح درجہ بندی کا یقینی طور پر اس مقصد یا مقصد سے معقول تعلق ہوگا جسے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تاہم اس بات پر زور دیا گیا کہ اس زمرے کے علاوہ دیگر زمرے بھی ہیں جہاں مفاد اور فرض کے درمیان تصادم کا امکان ہے اور یہ کہ جہاں تک وہ ایکٹ کی دفعہ 16(1) کے ذریعے مقرر کردہ نااہلی کا احاطہ نہیں کرتے ہیں، اس زمرے کو نااہل قرار دینے کا التزام جس سے اپیل کنندہ کا تعلق تھا امتیازی تھا۔خاص طور پر اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ ایک مؤکل جس نے منسپلٹی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی تھی اسے انتخاب کے لیے امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے سے نہیں روکا گیا تھا جبکہ منسپلٹی کے خلاف مختصر بیان دینے والے قانونی پیشہ ور کو نااہل قرار دیا گیا تھا، حالانکہ ان دونوں زمروں کے خلاف پابندی کو مفاد اور فرض کے درمیان تنازعہ سے بچنے کی بنیاد پر جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔اس دلیل کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ کسی خاص مقصد یا مقصد کے حصول کے لیے نافذ کردہ قانون سازی کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ مقنّنہ کو طے کرنا ہے کہ وہ قانون سازی کے دائرہ کار میں کون سے زمرے اپنائے گا اور صرف اس وجہ سے کہ کچھ زمرے جو اسی بنیاد پر کھڑے ہوں گے جن کا احاطہ قانون سازی میں کیا گیا ہے، چھوڑ دیا گیا ہے، کسی بھی طرح سے نافذ کردہ قانون سازی کو امتیازی اور آئین کے آرٹیکل 14 کے ذریعہ ضمانت شدہ بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔

آرٹیکل 19(1)(جی) کے ذریعہ ضمانت شدہ قانون کے پیشے پر عمل کرکے اپیل کنندہ کے حق کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی، کیونکہ ایکٹ کے سیکشن 16(1)(ix) میں نااہلی کا تعین کرتے ہوئے مقنّنہ اسے اپنے قانون کے پیشے پر عمل کرنے سے نہیں روکتا ہے لیکن اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اگر وہ انتخاب کے لیے امیدوار کے طور پر کھڑا ہونا چاہتا ہے تو اسے یا تو منسپلٹی کی جانب سے تنخواہ دار قانونی پریکٹیشنر کے طور پر ملازمت نہیں دی جائے گی یا منسپلٹی کے خلاف قانونی پریکٹیشنر کے طور پر کام نہیں کیا جائے گا۔کسی بھی شخص کو منسپلٹی کے انتخاب کے لیے امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کوئی بنیادی حق نہیں ہے۔واحد بنیادی حق جس کی ضمانت دی گئی ہے وہ ہے کسی بھی پیشے پر عمل کرنا یا کسی بھی پیشے، تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنا۔ ایکٹ کے سیکشن 16 (1) (ix) میں نافذ کردہ قسم کی نااہلی کو تجویز کرنے میں مؤخرالذکر کے حق کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اگر وہ انتخابات کے لیے امیدوار کے طور پر کھڑا ہونا چاہتا ہے، تو یہ مناسب ہے کہ وہ منسپلٹی کی جانب سے یا منسپلٹی کے خلاف مختصر بیان سے خود کو الگ کرے جس صورت میں یقینی طور پر اس کی امیدواری پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر اسے اپنے قانون کے پیشے پر عمل کرنے کے اس کے حق پر پابندی کے طور پر بھی لیا جائے، تو ایسی پابندی معقول ہوگی اور آرٹیکل 19 کی شق 5 کے دائرے میں ہوگی۔ عوامی زندگی میں پاکیزگی کے تحفظ کے لیے عام لوگوں کے مفاد میں اس طرح کی پابندی لگانا معقول ہوگا۔ لہذا ہم اپیل کنندہ کے اس دلیل میں بھی کوئی مواد نہیں دیکھتے ہیں۔ اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد ہو جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document